جلد ۲۶ | مورخہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۷

"وحدتِ ملت" کے متعلق فضول قیاس آرائیاں

اخبار "زمزم" نے "وحدتِ ملت" کے عنوان سے ایک سلسلۂ مضامین شروع کر رکھا ہے جس میں ایک طرف تو صفائی کے ساتھ یہ اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کے شیرازہ کا انتشار۔ اور پراگندگی انتہا کو پہونچ چکی ہے۔ اور دوسری طرف اس بات کا اقرار موجود ہے کہ وحدتِ ملت کے متعلق اس وقت تک کی کوئی کوشش نہ صرف کامیاب نہیں ہوئی۔ بلکہ مزید مشکلات اور نئے مناقشات کا موجب بنتی چلی آ رہی ہے جس کی وجہ کوئی "بنیادی خامی" قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہماری بِلا دغدغہ البصیرت یہ رائے ہے کہ وحدتِ ملت کی ہر کوشش کا انتشارِ ملت میں تبدیل ہو جانا کسی بنیادی خامی پر مبنی ہے۔ یہ بنیادی خامی ہر اس عمارت کو ابتداہی سے کمزور کر دیتی ہے۔ جو تنظیم ملت اور تمام قوم کو ایک جھنڈے کے نیچے لانے کے لئے استوار کی جاتی ہے اور جب تک اس بنیادی خامی سے الگ ہو کر وحدتِ ملت کا کام نہیں کیا جائیگا اس وقت تک وحدتِ ملت کا ہر نعرہ مزید انتشارِ ملت اور خانہ جنگی کا موجب ہوگا گزشتہ دس برس کا تجربہ یہی کہتا ہے اور آئندہ سو سال کی کوششیں بھی یہی ارشاد کریں گی جس شخص کا جی چاہتا ہے۔ کہ وہ مجرب کا دوبارہ تجربہ کر کے نادم و شرمسار ہو۔ اس کو حق حاصل ہے۔"

یہاں تک جو کچھ کہا گیا ہے۔ بالکل درست ہے۔ اور درست کیوں نہ ہو جبکہ پے بہ پے تجربات اور روزمرہ کے واقعات سے یہ سب کچھ ثابت ہے۔ لیکن افسوس کہ "وحدتِ ملت" کی بڑی تڑپ اور بے حد خواہش رکھنے کے باوجود معاصر "زمزم" کی نگاہ کسی "بنیادی خامی" تک پہونچنے میں قطعاً ناکام رہی ہے اور ایک ایسے نقطہ پر جا کر رک گئی ہے۔ جو موجودہ سیاسی شور و شر اور دنیوی خواہشات نے ہر اس شخص کا منتہائے نظر بنا رکھا ہے۔ جو اس چند روزہ زندگی کو ہی تخلیق انسانی کی غرض و غائت سمجھتا ہے چنانچہ اس نے اس بات کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے کہ اسلام ایک ایسا مکمل ضابطہ ہے جس میں ملتِ اسلامیہ کی ہر مشکل کا حل موجود ہے۔ اور تنظیم ملت اور تمام قوم کو ایک جھنڈے تلے لانے کی وہی کوشش کامیاب ہو سکتی ہے۔ جو اس ضابطہ کے ماتحت ہو۔ جسے خدا تعالےٰ نے نازل فرمایا۔ ایک من گھڑت بات کو "فطرت الہیٰ کا ارشاد" قرار دے کر ایسا پیش کیا ہے۔ کہ:-

"اللہ تعالےٰ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو اس وقت جن حالات میں زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور فرما دیا ہے اس کا اقتضا وہی ہے۔ جو سامنے آ رہا ہے"

پھر لکھا ہے:- "جب تک انگریزی حکومت کا اقتدار ہندوستان میں موجود ہے۔ تو انین الہیٰ کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ قوم، باشندگان ہند کے تمام اجزا دو حصوں میں تقسیم ہوں"

کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ مداوا تو "وحدتِ ملت" کے لئے تلاش کیا جا رہا ہے۔ اور رونا تو مسلمانوں کی پراگندگی اور انتشار کا رو دیا جا رہا ہے۔ لیکن اسلام نے وحدتِ ملت کی جس چیز پر بنا رکھی ہے۔ اور جسے مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس کی طرف رُخ بھی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ از خود "فطرت الہیٰ کا ارشاد" اور "قوانین الہیٰ کا فیصلہ" گھڑنے کی بلا دریغ جسارت کی جاتی ہے۔ پھر یہاں تک بے باکی اختیار کی جاتی ہے۔ کہ موجودہ حکومت کے ماتحت رہنے کو "کفر" اور اس سے آزادی حاصل کرنے کو "عین اسلام" بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"ہندوستان کے حالات کے اعتبار سے غلامی پر قناعت خواہ وہ اتفاقی ہو سے کی بنا پر ہو۔ یا ہندو راج کے خدشے کے باعث کفر ہے اور آزادی کے لئے جد و جہد کرنا عین اسلام"

اگرچہ رائے عامہ کے خوف سے اس موقعہ پر یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ "اس کفر و اسلام سے وہ کفر و اسلام مراد نہیں۔ جو شریعت اسلامی کے نزدیک کفر و اسلام ہے۔ بلکہ صرف توضیح مطلب کے لئے اصطلاحات کو استعمال کیا گیا ہے" لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا "شریعتِ اسلامی" نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اس کی خاص اصطلاحات "توضیح مطلب کے لئے" جہاں چاہو۔ استعمال کرتے پھرو۔ اور کیا ان اصطلاحات کا بے محل اور بے موقعہ استعمال شریعت اسلامی کے ساتھ استہزا نہیں ہے۔ اگر اس طریقِ عمل کو جائز قرار دے دیا جائے تو کوئی تعجب نہیں "زمزم" ہر کانگرسی کو مومن اور غیر کانگرسی کو کافر کہنا بھی روا قرار دے لے اور اسی طرح شریعت اسلامی کی دیگر نہایت اہم اصطلاحات کو بھی بالکل بے محل استعمال کر کے ان کی وقعت کو کم کرنے سے دریغ نہ کرے۔

کتنے بڑے رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ اسلام کا بہت بڑا حامی مسلمانوں کا بہت بڑا خیر خواہ اور ان کی موجودہ حالت کی اصلاح کا دعویدار بن کر کھڑا ہونے والا "زمزم" "صحیفۂ الہیٰ اور شریعت اسلامی کی اتنی بھی تو قدر نہیں سمجھتا۔ جتنی اپنے پراگندہ خیالات اور بے ہودہ قیاسات کی۔ وہ خدا اور اس کے رسول کے کلام سے منہ موڑ کر ایک طرف تو اپنے دماغ سے "فطرت الہیٰ کا ارشاد"

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

No.	Name
884	Noersina Sahiba Medan Sumatra
885	Mansoer Sb "
886	Loetan " "
887	Mohd Saleh " "
888	Ame Sahiba "
889	Moefaliq " "
890	Maalagl " "
891	Ilyas "
892	Fachrud Din "
893	Djamaliah "
894	Ramoenia "
895	Combo Sesay Sb Free town Africa
896	Alimami Conte Africa
897	Saida Kawara "
898	Lamina Turay "
899	Aba Bangura "
900	Kalic Kawara "
901	Masere " "
902	Suleman Baya Kawara Africa
903	Sincy Bangara "
904	Ahmadu - Kawara Africa
905	Awara Kawara "
906	Saida Kawara S/o Suri Kawara Freetown Africa
907	Temu Bangra Free town Africa
908	Abu Bangara Free town Africa
909	Yen Ken [illegible] Free town Africa
910	Alhussain Sesay Freetown Africa
911	Dura Modu Conteh Africa
912	Kanloo Kawara Africa
913	Pamemo Sesay Modu Africa
914	Suri Ba Kawara Freetown Africa
915	Santigi Bangura Free town Africa
916	Alfa Turay "
917	Abu Bangura S/o Abdullah Bangura Free town Africa.
918	Mass ali Kawara "
919	Alhasan " "
920	Aba Kawara "
921	Lamin " "
922	Kobia " "
923	Lanin Kawara S/o old man Kawara Free town Africa
924	Mobi Kanu "
925	Lamina Kawara S/o Alimawy Marubu Africa.
926	Tima Kawara S/o Kikala Kawara "
927	Ibrahim Turay "

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد، ضعف اور چکروں کے باعث بدستور ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں:

حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہنوز بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے:

[illegible] اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا لاہور میں اپریشن ہونے والا ہے احباب دعا [illegible]

آج باوجود مطلع صاف ہونے کے رمضان المبارک کا چاند نہیں دیکھا گیا اور نہ باہر سے کوئی موثق اطلاع آئی ہے:

بیرون ہند کی احمدی جماعتوں کی قابل تعریف مالی قربانی

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے جہاں ہندوستان کی جماعتیں وقت کے اندر پورے کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں نے بھی قابل تعریف کوشش کی ہے۔ چنانچہ مشرقی افریقہ کی جماعتوں میں سے زنجبار کے احباب نے چوتھے سال کا وعدہ ۳۶۳ شلنگ کا پیش کیا تھا۔ جسے اکتوبر میں سو فی صدی پورا کر دیا۔ کمپالہ کی جماعت نے ½۹۸۲ شلنگ میں سے ۲۰۷ کی رقم داخل کر دی ہے۔ اور نیروبی کی جماعت جو خدا کے فضل و کرم سے ایک بڑی جماعت ہے جس کا وعدہ معہ لجنہ اماء اللہ ۵۱۷۶ شلنگ کا تھا۔ اس کے ۳۶۳۲ شلنگ پہنچ چکے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جماعت احمدیہ لنڈن کا وعدہ ۲۷۰ روپیہ کا تھا۔ جس میں سے ۱۷۰ داخل ہو چکے ہیں:

فنانشل سکرٹری

ازجانب مفتی محمد صادق۔ قادیان

ایک درخواست

بخدمت احباب احمدیہ جو ہندوستان کے مختلف شہروں میں مقیم ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عاجز کو پہلے سے بہت آرام ہے۔ اور حالت رو بصحت ہے۔ عاجز احباب کی دعاؤں اور ہمدردی کا شاکر ہے۔ اور ان کے واسطے دعائیں کرتا ہے۔ اب بقیہ مرض کے متعلق یہ بھی رائے قرار پائی ہے۔ کہ اس کے متعلق ویدک علاج بھی معلوم کیا جائے۔ اس واسطے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے۔ کہ آپ کے شہر میں جو سب سے لائق ویدیعنی ہندی طبیب ہو اس سے مل کر دریافت کریں۔ کہ مرد کے مثانے کے اندر جو پیشاب نکلنے کی جگہ پر دو غدود ہوتے ہیں۔ ایک دائیں ایک بائیں جن کو انگریزی میں پراسٹیٹ گلینڈس کہتے ہیں۔ اور یونانی والے غدہ قدامیہ کہتے ہیں۔ بعض آدمیوں کے یہ غدود پھول کر موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور پیشاب میں رکاوٹ اور جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ عموماً بڑھاپے میں یہ مرض ہوتا ہے۔ اس کا علاج ویدک اطباء نے سنسکرت کی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ ایسا علاج جس سے غدود پھر چھوٹے ہو کر اپنی اصلی جگہ میں سمٹ جائیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو وید صاحب کو اس مشورہ کے واسطے کچھ نذرانہ بھی دے کر مجھے اطلاع دیں۔ میں آپ کو بھیج دوں گا۔ اور نسخہ لکھوا کر بھیج دیں۔ یا کوئی دوائی ان کے پاس ہو۔ تو اس کے اجزاء نام اور قیمت سے اطلاع دیں۔ ان سے یہ بھی کہہ دیں۔ کہ مجھے کبھی سوزاک نہیں ہوا۔ یہ مرض سوزاک نہیں ہے۔ بلکہ غدود کے پھولنے کا ہے۔ اور آج پچیس روز ہوئے بذریعہ اپریشن پتھری نکلوائی گئی۔ جس کا وزن ۲ تولہ تھا۔ پتھری نکل گئی۔ اور غدود کے پھولنے اور جلن کی تکلیف باقی ہے: والسلام

خادم۔ دعاگو محمد صادق

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ایڈریس

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو الوداع کہنے کے لئے برطانیہ کے احمدیوں نے جو جلسہ منعقد کیا۔ اس کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ اس فخر میں منفرد ہیں۔ کہ گزشتہ چند سالوں میں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت قریبی چار نوجوان ہم میں رہے ہیں۔ ہمیں اس کا انتہائی رنج اور افسوس ہے۔ کہ ان میں سے ایک صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے تھے۔ موت کے ظالم پنجہ نے ہم سے جُدا کر دیا۔ مرحوم ذہین۔ اور بہت بڑی امیدوں کے آماجگاہ تھے۔ اور اپنی پُرکشش شخصیت اور شریف طبیعت کے باعث ہمیں بہت عزیز تھے۔ ہم سب ان کی وفات پر ماتم کناں ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اعلےٰ علیین میں جگہ دے۔ مرحوم کی یاد ہمارے قلوب میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔

اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے تین صاحبزادگان نے یہاں اپنی تعلیم کی تکمیل کی۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ہم پہلے الوداع کہہ چکے ہیں۔ اور آج ہم آپ کی خدمت میں پُرجوش الوداع کہنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

ہم آپ کی جدائی پر غمگین ہیں۔ ہم محسوس کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتوں کی موجودگی ہمارے لئے برکات کا موجب ہے۔ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس ملک کے تمام لوگوں کے لئے۔ اور ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس مقدس وفد کا آخری ممبر بھی اب ہم سے جدا ہو رہا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ آپ کو دوبارہ انگلینڈ میں دیکھنے کا فخر کب حاصل ہو سکے گا۔

ہم اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم کو آپ سے محبت تھی۔ اور ہمارے دلوں میں آپ کا احترام تھا۔ مگر اس کی وجہ صرف یہ نہ تھی۔ کہ آپ کو ایک عظیم الشان انسان کا پوتا ہونے کی سعادت حاصل تھی بلکہ اس کا سبب آپ کا اعلےٰ کیرکٹر اور ممتاز شخصیت بھی تھی۔ آپ کے پُرکشش اخلاق ہر ملنے والے پر گہرا اثر ڈالتے تھے۔ آپ کی صحبت ہمیشہ پُرراحت۔ اور گفتگو خوشگوار مزاح کی چاشنی رکھنے کی وجہ سے نہایت خوشکن ہوتی تھی۔ آپ کے تشریف لے جانے کی وجہ سے ہمارے اندر ایک ایسا خلا پیدا ہو جائے گا جو سوائے اس کے کہ آپ کا کوئی اور بھائی یا چچا زاد بھائی یہاں آئے۔ پورا نہ ہو سکے گا۔ لیکن آپ کی جدائی کے ساتھ ساتھ اس کامیابی پر ہمیں مسرت بھی ہے۔ جو اپنی تعلیم کے سلسلہ میں آپ نے حاصل کی ہے یہ کامیابی کوئی معمولی نہیں۔ اور صرف کسی امتحان میں چند فیصدی نمبر حاصل کرنے پر ہی ختم نہیں ہو جاتی۔ جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ یہ کوئی امتحان نہیں تھا جو آپ نے پاس کیا بلکہ ایک دوڑ تھی۔ جو آپ نے جیتی ہے۔ ایک ایسی دوڑ جس میں آپ کو سینکڑوں ایسے لوگوں سے مقابلہ درپیش تھا۔ جن میں سے ہر ایک آگے بڑھ جانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ آپ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس پر ہم آپ کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ آپ کا نام مظفر ہے۔ جس کے معنے ہی کامیاب کے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ آپ اسم بامسمیٰ ثابت ہوئے۔ کامیابی ہمیشہ آپ کے ہم رکاب رہی ہے اور گزشتہ تجربہ کی بناء پر ہمیں کامل امید ہے۔ کہ آپ کا اسم گرامی مظفر آپ کی تمام زندگی میں آپ کے لئے کامیابیوں کا ضامن ہو گا۔ اور ماضی کی طرح مستقبل میں بھی آپ ہر میدان میں بامراد اور کامران آئیں گے۔

ہمیں یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ آپ جو چند سال قبل ایک طالب علم کی حیثیت سے یہاں آئے تھے۔ ایک آئی۔ سی۔ ایس کی حیثیت سے واپس جا رہے ہیں۔ اس کامیابی پر ہم آپ کو پھر ایک بار مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب! اس اعلےٰ پوزیشن نے جس پر اللہ تعالےٰ کے فضل۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی دُعاؤں کے طفیل آپ پہونچے ہیں۔ آپ کے کندھوں پر بھاری ذمہ واریاں بھی ڈال دی ہیں۔ اور ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر موقعہ پر آپ کا معین و مددگار اور رہبر و راہ نما ہو۔ اور آپ کو ایسا فہم۔ اور جرأت عطا کرے۔ کہ آپ صحیح طور پر اپنے فرائض سرانجام دے سکیں جماعت احمدیہ کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کے ذمہ بعض اور فرائض بھی ہوں گے۔ اور ہم یہ بھی دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس شان کے ساتھ ان فرائض کے ادا کرنے کے لئے طاقت اور ہمت عطا کرے۔ جو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند کے شایان شان ہو۔

آخر میں ہم آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ جماعت احمدیہ برطانیہ کی روحانی و اخلاقی حالت کی اصلاح اور یہاں احمدیت کی کامیابی۔ نیز مغرب میں اسلام کے غلبہ کے لئے مسلسل دعا فرماتے رہیں۔ خدا کرے۔ کہ اپنے اس سفر کے دوران میں آپ نے جن یوروپین ممالک کو دیکھا ہے۔ نیز جو ممالک آپ پہلے دیکھ چکے ہیں۔ ان سب میں نخلِ اسلام کی جڑیں مضبوط ہوں۔ پھلے پھولے اور بار آور ہو۔ آمین۔

صاحبزادہ صاحب! ہم آئندہ زندگی میں آپ کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو عمر بھر اپنی اور اپنی مخلوق کی بہترین خدمات کی توفیق عطا کرے۔ جہاں بھی آپ ہوں۔ وہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ اسلام کے آسمان پر روشن ستارہ کی طرح چمکیں۔

ان مختصر الفاظ کے ساتھ ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ آپ کو الوداع کہتے ہیں۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جو ان دنوں مصر سے اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی اے ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو ولایت سے انشاء اللہ عنقریب تشریف لانیوالے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ خاندانِ نبوت کے ان نونہالوں کو بخیر و عافیت واپس لائے اور اپنے بے شمار برکات کا مورد بنائے۔

152

قرآنی واقعات طالمود اور بائیبل سے ماخوذ نہیں ہیں

یہود کی خاموشی

قرآن کریم میں انبیائے سابقین کے بہت سے قصص آتے ہیں۔ یہ تمام قصص اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کے متعلق بعض عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ مگر ناواقف معترضین کا اسلام پر ایک اعتراض یہ بھی ہوا کرتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ واقعات نعوذ باللہ یہود کی کتب مثلاً طالمود اور بائیبل وغیرہ سے لئے ہیں۔ یہ اعتراض جس قدر بے بنیاد ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنے کا پہلا حق اگر تھا تو ان یہود کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔ اور جن کے سامنے شب و روز یہ دعوے کیا جا رہا تھا۔ کہ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ اگر چاہتے تو کہہ سکتے تھے۔ کہ کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى اور دعوے تو یہ کیا جاتا ہے کہ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ مگر باتیں ہماری کتب سے ہی توڑ مروڑ کر پیش کی جاتی ہیں۔ یہ کیا بات ہے۔ اور کیسا الہام ہے۔ جو ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ مگر تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ باوجودیکہ وہ لوگ تورات سے آگاہ تھے صحف انبیاء کو جانتے تھے۔ طالمود سے واقف تھے۔ پھر بھی انہوں نے یہ اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ وہ اسلام کی مخالفت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر یہ اعتراض اپنے اندر کوئی وزن رکھتا تھا۔ تو وہ یہود جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے کیوں خاموش رہے۔ اور کس لئے انہوں نے سرقہ کا الزام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نہ لگایا۔ ان کا خاموش رہنا۔ اور اس خصوص میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر ان کا کوئی اعتراض نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ یہ اعتراض ان کے نزدیک قرآن کریم پر عائد نہیں ہو سکتا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید میں یہ اعتراض بارہا بیان کیا گیا ہے۔ کہ کفار قرآن مجید کے متعلق کہتے ہیں۔ یہ تو اساطیر الاولین یعنے پہلوں کی کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن اگر سیاق و سباق دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ یہ اعتراض کرنے والے یہود و نصاریٰ نہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جو عذاب قبر اور حشر و نشر اور بعث بعد الموت کے منکر تھے اور جن کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیا وما نحن بمبعوثین۔ کہ جو کچھ ہے یہی دنیا کی زندگی ہے۔ اس کے بعد اور کوئی زندگی نہیں۔

پس یہود و نصاریٰ کا یہ اعتراض نہ کرنا اور باوجود قرآن کریم کی اس تحدی کے اعتراض نہ کرنا کہ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ۔ بالصراحت بتلاتا ہے۔ کہ یہ اعتراض درحقیقت ایسا کمزور اور بے بنیاد ہے۔ کہ اسے واقعات کی روشنی میں ثابت کرنا ایک کٹھن امر ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا

پھر جبکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امی تھے۔ یعنی آپ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ تو یہ اعتراض کس قدر لغو ہے۔ کہ آپ نے طالمود کا بھی مطالعہ کیا۔ اور صحف انبیاء کو بھی دیکھا۔ اور تورات کو بھی پڑھا۔ اور پھر جو کچھ مفید مطلب سمجھا اسے کر قرآن کریم میں جمع کر دیا۔ یہ جمع و ترتیب کا کام تو وہی شخص کر سکتا تھا جو اچھا خاصہ پڑھا لکھا ہو۔ نہ وہ جو کہ امی ہو۔ اور ایک حرف بھی پڑھنا نہ جانتا ہو۔ یہی اعتراض "ینابیع الاسلام" کے مصنف نے اپنی کتاب میں کیا تھا۔ اور اس نے اپنی طرف سے بڑی چھان بین کے بعد یہ ثابت کیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن میں جو کچھ تعلیمات پیش کی ہیں۔ وہ آپ نے دراصل یونانی عبرانی۔ لاطینی۔ ارمنی۔ بابلی۔ قبطی۔ حبشی اور سنسکرت وغیرہ زبانوں کی کتابیں پڑھ کر پیش کی ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ یونانی جانتے تھے نہ عبرانی جانتے تھے۔ نہ لاطینی سے واقف تھے۔ نہ ارمنی۔ بابلی۔ قبطی۔ حبشی اور سنسکرت وغیرہ پڑھے ہوئے تھے۔

پس جبکہ آپ ان زبانوں میں سے کوئی زبان نہیں جانتے تھے۔ تو آپ وہ کتب پڑھ کس طرح سکتے تھے۔ اور ان سے تعلیمات اخذ کس طرح کر سکتے تھے۔ آخر اعتراض کرتے وقت عقل و سمجھ سے بھی کام لینا چاہیئے۔ مگر عیسائی ہیں کہ اس اعتراض کے وقت عقل و سمجھ کو بالکل جواب دے دیتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امیت انکی نظروں سے بالکل اوجھل ہو جاتی ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قطعاً پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے۔ اور آپ کو جب کبھی لکھنے کی ضرورت پیش آتی۔ تو آپ دوسروں سے لکھواتے بالخصوص جبکہ آپس میں معاہدات طے ہوتے اور ان کے باضابطہ طور پر لکھے جانے کا وقت آتا۔ تو آپ کسی پڑھے لکھے شخص کو ہی اس غرض کے لئے منتخب کیا کرتے۔ بسا اوقات حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ خدمت سرانجام دیتے۔ اور بعض دفعہ کوئی اور اس

ڈیوٹی کو ادا کرتا۔ چنانچہ کئی تاریخی واقعات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس طرز عمل پر شاہد ہیں۔

ایک واقعہ

تاریخ میں آتا ہے کہ ہجرت کے موقعہ پر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور عامر بن فہیرہ کی معیت میں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خادم تھا مدینہ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تو سراقہ بن مالک آپ کا تعاقب کرتا ہوا آ پہونچا۔ وہ قریب آیا تو اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ اور گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اس نے اسے معمولی واقعہ خیال کرتے ہوئے پھر نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ تو گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی۔ اور وہ پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ حیرت انگیز معجزہ دیکھ کر وہ گھوڑے سے اترا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ گو میں آپ کے تعاقب میں آیا تھا۔ مگر اب واپس جاتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو بھی واپسی پر راستہ میں تعاقب کرنے والا ملے گا۔ اسے واپس لوٹا دوں گا۔ آپ براہ کرم مجھے امن کی تحریر لکھ دیں۔ اس درخواست پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خادم عامر بن فہیرہ سے ارشاد فرمایا۔ اور اس نے اسے امن کی تحریر لکھ دی۔

یہ ایک واقعہ صرف مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ اور بھی بعض ایسے واقعات تاریخ اسلام میں بیان ہیں۔ جن سے علی وجہ البصیرت یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے بلکہ آپ کو جب کبھی ضرورت پیش آتی۔ آپ دوسروں کے سپرد یہ کام فرماتے۔ مثلاً مختلف ممالک کے بادشاہوں کے نام جو خطوط لکھے گئے تھے۔ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں لکھے تھے۔

برأت کا زبردست ثبوت

پس جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم امی تھے۔ تو یہ کس طرح ہو گیا۔ کہ آپ نے دنیا جہان کی کتابیں پڑھکر ان کی اچھی اچھی باتیں اپنی کتاب میں جمع کرلیں۔ یہی وہ آپ کی برأت کا زبردست ثبوت ہے۔ جو قرآن مجید نے بھی پیش کیا۔ اور فرمایا وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت)

کہ جس طرح ہم نے بعض گزشتہ انبیاء پر کتابیں نازل کی ہیں۔ اسی طرح ہم نے یہ کتاب تجھ پر نازل کی ہے۔ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو نیک بخت ہیں۔ وہ اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ اسی طرح مشرکین مکہ میں سے بھی بعض نفوس اس پر ایمان لائے ہیں۔ اور حقیقی بات تو یہ ہے کہ اس کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو خود اپنے لئے کفر پسند کرلے۔ کیا وہ لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ اس قرآن سے نازل ہونے سے قبل نہ تو تو کوئی کتاب پڑھا کرتا تھا۔ اور نہ خود اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتا تھا۔ تا انہیں یہ شبہ ہو سکتا۔ کہ شائد کتابیں پڑھکر تو نے قرآن بنالیا جب حالت یہ ہے تو پھر ان کا شبہہ کرنا محض ہٹ دھرمی ہے۔ یہ قرآن اپنے اندر نہایت کھلے نشانات رکھتا ہے اور اہل علم اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ہاں اگر ظالم انکار کریں۔ تو یہ ان کا اپنا ہی قصور ہے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا امی اور ان پڑھ ہونا عیسائیوں کے اس اعتراض کی زبردست تردید ہے جو اُن کی طرف سے قرآن کریم پر کیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ اس موقعہ پر بعض عیسائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امیت کے خلاف بھی بعض دلائل دیا کرتے ہیں۔ اس لئے ان پر آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ روشنی ڈالی جائیگی۔ اور ان کے دلائل کی لغویت اعیاں کی جائیگی۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ

مذہبی اور تاریخی ریسرچ سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے گذارش

میں عرصہ ڈیڑھ سال سے ایک انگریزی کتاب کی تصنیف میں مشغول ہوں۔ اب وہ کتاب خاتمہ پر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے ایک دینی خدمت انجام دی ہے۔ آج سے دس سال پیشتر میں نے ایک کتاب مسمیٰ بہ تحفۂ ہند و یورپ شائع کی تھی۔ اس کے مضامین کو پڑھکر دو معزز اصحاب نے مجھ سے کہا۔ کہ اس قسم کی کتاب انگریزی میں ہونی چاہیے۔ ان میں سے اول تو ہماری جماعت کے جرنلسٹ شیخ یعقوب علی صاحب ہیں۔ اور دوسرے ڈاکٹر اقبال آنجہانی تھے۔ ان سے میں نے کتاب پر ریویو لکھنے کے لئے کہا۔ بوقت ملاقات انہوں نے کہا۔ میں تاریخ قدیم سے واقف نہیں ہوں۔ لہٰذا ریویو تو نہیں کر سکتا۔ البتہ اس نظریہ کو جو آپ نے پیش کیا ہے صحیح سمجھتا ہوں۔ لہٰذا آپ کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ کی یہ کتاب انگریزی میں ہونی چاہیے۔ اس وقت سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ انگریزی میں کتاب لکھوں۔ چنانچہ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد میں نے اول تو عربی زبان کی تکمیل کی۔ تاکہ ریسرچ میں عربی کتب کو میں بلا امداد غیرے استعمال کر سکوں۔ بعدہٗ میں نے انگریزی میں کتاب لکھنی شروع کر دی میری اردو کی کتاب میں یہ نقص ضرور تھا۔ کہ اس میں ہندو اور پارسی لٹریچر کے حوالجات کم تھے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے میں نے پانچ مہینے لاہور میں گذارے۔ اور لاہور کی لائبریریوں سے فائدہ اٹھایا اس عرصہ میں جو کتب میں نے پڑھیں۔ یا جن سے امداد لی۔ ان کی تعداد یاد نہیں۔ ہاں جس غرض کے لئے میں نے اس عمر میں اپنے اوپر طالب علمی کی مشقت لازم ٹھہرائی وہ پوری ہو گئی۔ الحمد للہ

پارسیوں کی ایک کتاب مسمیٰ بہ وندیداد اور تاریخ ہیروڈوٹس میں آریوں کا اصل وطن وہی درج پایا۔ جو میں نے اپنی کتاب تحفۂ ہند و یورپ میں آج سے دس سال پہلے Philology (علم اللسان) کی مدد سے متحقق کیا تھا۔ یہ پہلی فتح تھی۔

دوسری فتح یہ ہوئی کہ اتھرو وید۔ "یوگ شاستر" مصنفہ مہاتما پتنجلی۔ "کتاب الہند" مصنفہ ابوریحان البیرونی۔ "الملل والنحل" مصنفہ شہرستانی۔ پُران۔ رامائن۔ مہابھارت تانڈیہ برہمن۔ "منڈک اپنشد" وغیرہ کتب میں ابراہیمؑ (برہما) اسمٰعیل (اتھرو) اور عیسٰو یا عیص (کیشو) کے نام بھی مل گئے۔ اور برہما پر الہامی کتاب کا نازل ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ اور برہما کے باپ کا نام بھی نکل آیا۔ مہابھارت میں کورو اور پانڈو شہزادوں کے عربی میں بے تکلف کلام کرنے کی شہادت مَیں پہلے اخبار الفضل اور فاروق کے ذریعہ شائع کرچکا ہوں۔ یہ سارا کام مجھ اکیلے کو کرنا پڑا۔ اب اخبار الفضل کے ذریعہ ان اصحاب کی خدمت میں جو مذہبی اور تاریخی ریسرچ میں دلچسپی لیتے ہوں۔ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں علمی رنگ میں میری امداد فرمائیں۔ ان اصحاب میں سب مسلمان اور ہندو بھی شامل ہیں۔ کسی کو کوئی نکتہ ان مسائل کے متعلق معلوم ہو تو مجھے فی الفور اطلاع دیں۔ تاکہ درج کتاب ہو سکے کیونکہ کتاب خاتمہ پر ہے۔ اور تجویز یہ ہے کہ اس کی طباعت ولایت میں ہو۔ چنانچہ اس بارہ میں خط وکتابت شروع کر دی گئی ہے۔ چھپنے سے پہلے کتاب کو ٹائپ بھی کروانا ہے۔ اس کام میں جو صاحب کسی طرح امداد فرمائیں گے وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔

خدا کے فضل سے اس دفعہ جو مسودہ انگریزی میں تیار ہوا ہے وہ ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس کا دیباچہ لکھوانا باقی ہے۔ اس بارہ میں بھی جو صاحب مفید مشورہ دینگے اور کسی ایسے قابل آدمی کا نام بتائیں گے ان کا ممنون ہونگا اگر کوئی ہندو یا بدھ فاضل اس کام کے لئے نکل آئے۔ تو اور بھی بہتر ہوگا

خاکسار۔ نعمت اللہ گوہر بی۔ اے
محلہ دارالبرکات۔ قادیان

ہدیۂ تشکر

خان بہادر نواب محمد دین صاحب دام اقبالہ نے ازراہِ کرم مجلس خدام الاحمدیہ کو دس روپیہ کی مالی امداد دی ہے جس کیلئے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ دیگر مخیر اصحاب بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ خاکسار خالد سکرٹری

تحریک جدید سال چہارم میں اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنیوالے مخلصین

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے "مالی قربانی" کے مطالبہ پر جن احباب کرام نے عملاً لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ ذیل میں دی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی وہ اصحاب جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے۔ ان سے التماس ہے کہ ابھی ایک مہینہ کا قلیل عرصہ باقی ہے ہر وعدہ کرنے والا اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اور خوشی سے وعدہ کردہ رقم خوشدلی سے ادا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرے۔

بابو محمد رشید خان صاحب سٹیشن ماسٹر معہ
اہلیہ مرحومہ رشکئی ۱۱۰/-
مولا بخش صاحب چنیوٹ ۵/-
چوہدری محمد حسین صاحب جھنگ ۳۲/-
محمد ابراہیم صاحب امرتسر ۱۰/-
غلام نبی صاحب " ۵/-
مستری خدا بخش صاحب مومن محلہ دار الرحمت
قادیان ۵/-
غلام جیلانی صاحب بھاٹی دروازہ لاہور ۱۶/-
نذر محمد صاحب " " ۱۰/-
میاں معراج الدین صاحب ملتان ۶/-/۵
میاں عبد الرحمٰن صاحب قریشی بھیرہ ۵/-
عابد شریف صاحب ساگر شموگہ ۴۵/-
ٹھیکیدار روشنی عمر الدین صاحب بنگہ ۵/-
عطا محمد صاحب " ۵/-
ملک عطاء اللہ صاحب گجرات ۱۲/-
ماسٹر عنایت اللہ صاحب منٹگمری ۵/-
اہلیہ ماسٹر محمد شاہ صاحب پشاور ۶/-
محمود احمد صاحب سلطان انبالہ چھاؤنی ۷۲/-
محمد بخش صاحب انبالہ شہر ۵/-
بابو عبد الحمید صاحب انبالہ " ۵/-
میاں قطب الدین صاحب پنشنر انسپکٹر
پولیس کالکا ۸۵/-
ایم عزیز حسین صاحب پاکپتن ۳۵/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خوشاب ۱۰/-
عبد الحکیم صاحب " ۵/-
استانی زینب بیگم صاحبہ گرلز سکول قادیان ۱۰/-
صفیہ بیگم " ۲۰/-
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب پنشنر
محلہ دار العلوم قادیان ۲۱/-
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد یار صاحب عارف
محلہ دار العلوم قادیان ۶/-
اہلیہ صاحبہ مرزا برکت علی صاحب محلہ دار العلوم
قادیان ۵/-

حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا عبد الکریم صاحب
محلہ دار العلوم قادیان ۶/-
سکینہ صاحبہ اہلیہ صوفی محمد یعقوب صاحب
کمپونڈر دار العلوم قادیان ۶/-
اہلیہ صاحبہ مرزا مہتاب بیگ صاحب
دار العلوم قادیان ۷/-
ظفر نور صاحبہ نرس نور ہسپتال دار العلوم
قادیان ۸/-
ملک غلام رسول صاحب شوق ایم اے لاہور ۲۵/-
چوہدری اسد اللہ خان صاحب بارایٹ لا ۲۵۰/-
ملک فضل کریم صاحب سول لائن لاہور ۶۰/-
ڈاکٹر شیخ عبید اللہ صاحب " " ۵۰/-
چوہدری محمد حسین صاحب " " ۵۰/-
مستری امیر الدین صاحب آف لنگری " ۵/-
سید نظیر احمد شاہ صاحب احمدیہ ہوسٹل " ۵/-
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی اے " ۵/-
چوہدری غلام احمد صاحب مزنگ " ۶۰/-
میاں مجید احمد صاحب دہلی دروازہ " ۲۱/-
قاضی محمد صادق صاحب " " ۵/-
چوہدری بشیر احمد صاحب دفتر محاسب قادیان ۵/-
صوفی محمد یعقوب صاحب کمپونڈر نور
ہسپتال قادیان ۱۲/-
امۃ اللہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب
محلہ دار العلوم قادیان ۵/-
چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج
ڈیرہ غازی خان ۶۰/-
غلام حسن صاحب ڈیرہ غازیخان ۵/-
عبد الرحمٰن صاحب ۵/-

بیرون ہند کے احباب

قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نیروبی ۲۷۵/- شلنگ
" از طرف مرحومہ ہمشیرہ " ۲۵/-
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب میگاڈی " ۲۹۰/-
چوہدری محمد شریف صاحب " ۲۵۰/-
" عزیز احمد صاحب " ۱۳۵/-
سید عبد الرزاق شاہ صاحب " ۶۰/-

چوہدری عبد الواحد صاحب نیروبی ۱۵/- شلنگ
" احمد الدین صاحب " ۶۰/-
ملک محمد عثمان صاحب " ۱۰۰/-
میاں احمد الدین صاحب " ۳۰/-
ڈاکٹر سید انور شاہ صاحب کنگورو " ۲۰۰/-
سید بشیر شاہ صاحب کورو " ۴۵/-
میسرز دوست محمد صاحب برادرز " ۱۵۰/-
غلام مصطفیٰ صاحب بٹ معہ ہمشیرہ کسمو " ۳۰/-
محمد اشرف صاحب " " ۱۵/-
مسٹر مبارک احمد صاحب بھٹی " " ۳۰/-
مبارکہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد السلام صاحب نیروبی ۵/-
اہلیہ صاحبہ سیٹھ عثمان یعقوب صاحب " ۳۰/-
محترمہ امال رحمان صاحبہ " ۶۰/-
عظمت اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عمر الدین صاحب " ۱۵/-
حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سلطان علی صاحب " ۱۵/-
راج بیگم صاحبہ اہلیہ دوست محمد صاحب مرحوم " ۴۰/-
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر احمد صاحب " ۲۰/-
بابو محمد یوسف صاحب پوسٹل کلرک کمپالہ ۲۰/-
ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب " ۴۵۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۵۰/-
چوہدری پیر محمد صاحب نبورہ ۲۰/-
مرزا فضل کریم صاحب " ۵۰/-
شیخ مبارک احمد صاحب " ۶۰/-
ڈاکٹر احمد الدین صاحب دار السلام ۳۲۵/-
بابو فضل کریم صاحب " ۷۵/-
غلام صدیق صاحب بٹ ممباسہ ۳۰/-
حاجی مرزا عبد الغنی صاحب " ۲۰/-
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن ۱۰۰/- روپیہ
ڈاکٹر محمد خان صاحب " ۷۰/-
چوہدری رحیم داد صاحب ہسپانیہ ۴۰/-
عبد اللہ صاحب سکاٹ " ۱۰۰/-
غلام احمد صاحب ہانگ کانگ ۱۵/-
بشیر احمد صاحب " ۵/-
فضل کریم صاحب " ۷/-

غلام حیدر صاحب ہانگ کانگ ۵/-
چوہدری مہر خان صاحب " ۵/-
جمے خان صاحب " ۱۵/-
غلام احمد صاحب نمبر ۲ " ۵/-
یوسف شاہ صاحب " ۲۰/-
مولوی عبد الرحیم صاحب درد لنڈن ۱۳/۱۳/۶
مولوی جلال الدین صاحب شمس " ۲۰/-
مسز سیکٹ " ۱۹/۱۴/-
دائی۔ ایل۔ محی الدین صاحب کولمبو ۵/-
عبد الغفور خان صاحب کیریکی زنجبار ۲۰۰/- شلنگ
اہلیہ صاحبہ " " " ۲۰/-
ڈاکٹر عبد الغنی صاحب " " ۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۳۰/-
محمودہ خانم صاحبہ بنت " " ۸/-
عابدہ خانم صاحبہ " " ۵/-
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زابل ایران ۱۶۰/- روپیہ
اے۔ آر۔ عصمت بی بی صاحبہ نیگمبو ۵/-
ای۔ لطیفہ آمنہ صاحبہ " ۵/-
محمد بخاری صاحب " ۱۰/-
ایس۔ ایم۔ محمد اسمٰعیل صاحب " ۵/-
مخدوم حسین صاحب دانسگوڈے گاماں ۵/-
بابو عبد الحق صاحب بحرین ۱۰/-
یحییٰ صدر الدین صاحب ۷/۲/-
حافظ جمال الدین صاحب ماریشس ۲۵/-
ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب از طرف
والد صاحب شہامت خان صاحب
مرحوم ۱۰۰/-
عبد العظیم صاحب ماریشس ۵/-
رمضان بخت صاحب " ۲۵/-

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مہتہ عبد الخالق صاحب کی کامیابی

۱۵ اکتوبر کو معززین انبالہ چھاؤنی نے ایک سائیکل ریس کے مقابلہ کا انتظام کیا مقابلہ میں کئی ایک مشہور انگریز اور ہندوستانی سائیکلسٹوں نے حصہ لیا۔ مہتہ عبد الخالق صاحب قادیانی ابن حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی بھی شریک ہوئے۔ ۱۶ اکتوبر کو ۴ میل کی فائنل ریس ہوئی۔ جو ۲۰ چکروں میں ختم ہوتی تھی مہتہ صاحب ۱۰ چکروں کے بعد سب سے آگے نکل گئے اور ایک مکمل چکر زیادہ کر لیا یہ دوڑ تقریباً ۱۲ منٹ میں ختم کر کے مہتہ صاحب

گورنمنٹ ٹریننگ سکول امرتسر میں درزی کا کام

پنجاب میں مغربی لباس کے بڑھتے ہوئے مطالبہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ کہ تعلیم یافتہ طبقہ کو بے روزگاری سے بچانے کے لئے ایک اور ذریعہ بھی نکل سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ انہیں مغربی خیاطی کے جدید ترین طریقوں کی تعلیم دی جائے۔

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ مغربی لباس کو اختیار کرنے میں پنجاب دوسرے صوبجات کے مقابلہ میں لازمی طور پر زیادہ ترقی کر رہا ہے۔ اور یہی امر اس بات کی دلالت کرتا ہے۔ کہ ذہین نوجوان کپڑا کاٹنے اور اسے درستی سے سینے میں مغربی خیاطی کی تمام اقسام میں ماہر ہو جائیں۔ وہ اچھے ماسٹر ٹیلر بن جائیں۔ اچھے کوٹ تیار کر سکیں۔ اچھی برجیس بنا سکیں۔ کپڑے کو اچھی طرح استری کر سکیں۔ اور انہیں بہترین طور پر بنا سکیں۔

یہ امر خاص طور پر معلوم کیا گیا ہے کہ بازار کے عام درزی کپڑوں کی خوبصورت قطع و برید میں پنجابیوں کے روزافزوں مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے۔

ان وجوہات کی بناء پر گورنمنٹ پنجاب نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ امرتسر میں درزیوں اور کپڑا کاٹنے والے لوگوں کے لئے ایک صنعتی درسگاہ جاری کرے۔ سکول میں ایک قابل "کٹر اور فٹر" دو ٹیلر ماسٹر ملازم رکھے جائیں گے اور تمام ضروری سامان بھی مہیا کیا جائیگا خیاطی میں خاص مہارت رکھنے والے استاد بھی وقتاً فوقتاً اس سکول میں جا کر طالب علموں کے روبرو لیکچر دیا کریں گے۔ اور مشکل اور دلچسپ کام یا خیاطی کی خاص اصناف سے طلبا کو آگاہ کیا کریں گے۔ نصاب تین سال کا ہوگا۔ اور خیاطی میں پارچات کی قطع و برید کے متعلق کامل کتابی اور عملی تعلیم دی جائے گی۔

اس سکول میں صرف تعلیم یافتہ لوگ داخل کئے جائیں گے۔ کیونکہ غیر تعلیم یافتہ درزی اس پیشہ کی دقیق باتوں سے واقف نہیں ہو سکیگا جو طلبا تسلی بخش طور پر اس نصاب کی تکمیل کر لیں گے۔ امید ہے کہ وہ اپنا کاروبار جاری کر سکیں گے۔ یا ٹیلروں کی بہترین فرموں (دوکانوں) میں ملازم ہو سکیں گے۔

یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اعلےٰ درجہ کا درزی کا کام جاری کرنے کے لئے چھ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ تجویز کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک تجارتی حالات کا تجربہ نہ ہو جائے۔ سکول کی تعلیم کو پختہ کرنے کے لئے کم سے کم دو تین سال تک تنخواہ دار ملازم کی حیثیت میں کام کرنے کے بعد درزی کا کاروبار جاری کیا جائے۔

اس امر کے متعلق بھی خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ دیہاتی یا پس ماندہ علاقہ کے لئے جدید خیاطی اچھا کاروبار نہیں ہے۔ لیکن اچھی آبادی کے کسی قصبہ میں اچھے درجہ کے درزی کے لئے گنجائش ہو سکتی ہے۔ جہاں وہ اچھی طرح سے اپنی روزی کما سکتا ہے۔

خیاطی کی تعلیم وغیرہ کے متعلق تمام مزید معلومات ایڈ منسٹریٹو اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ انڈسٹریل سکول امرتسر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

محکمہ اطلاعات
پنجاب

احباب کرام سے ضروری گزارش

بعض احباب وی۔ پی واپس کر کے چندہ کی ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ طریق بہت تکلیف دہ ہے۔ الفضل کو چونکہ روزمرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے روپے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں۔ اور آئندہ جن احباب کے نام وی۔ پی بھیجے جائیں۔ وہ وی پی ضرور وصول فرمالیں۔ اور جن احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ بھی بقایا کی ادائیگی فرمائیں۔

مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۳ / اکتوبر۔ مسولینی نے ۱۰ ہزار والنٹیر سپین سے بلاتے ہیں۔ مزید والنٹیر واپس بلانے سے انکار کر دیا ہے برٹش کابینہ نے قرار دیا ہے کہ برطانیہ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے۔ ۱۰ ہزار والنٹیروں کی واپسی کو ہی کافی سمجھا جائے۔ دفتر خارجہ کے سر رابرٹ اور سر نارٹ کو مسٹر چیمبرلین کی اس پالیسی سے سخت اختلاف ہے اور اسی بناء پر مسٹر چیمبرلین نے انہیں ان کے عہدہ سے ہٹا دیا ہے۔

پیرس ۲۳ / اکتوبر۔ آئندہ دو سال میں دفاع کے سلسلہ میں فرانس میں ۵ ہزار مزید طیارے بنائے جائیں گے

لاہور ۲۳ / اکتوبر۔ ایک غیر معمولی گزٹ میں گورنمنٹ کا اعلان شائع ہوا ہے کہ ریاستوں کے تحفظ کا قانون مجریہ ۱۹۳۲ء اضلاع فیروزپور جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ امرتسر اور انبالہ میں نافذ کیا جائے اور یہ حکم مزید نوٹس تک نافذ رہے گا۔ اس قانون کے رو سے ان اضلاع میں کسی قسم کا مخالفانہ پروپیگنڈا نہیں ہوگا۔

ٹوکیو ۲۳ / اکتوبر۔ چینی فوجیں دریائے ینگسی کے شمالی اور جنوبی کناروں سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور ہانکو کینٹن ریلوے کے ساتھ جنوب مغرب کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ جاپانی ہوائی جہاز ان کا تعاقب کر رہے اور ان پر بمباری کر رہے ہیں۔

رنگون ۲۳ / اکتوبر۔ رنگون میں رہنے والے چینی، گورنمنٹ چین کو جاپان کے خلاف لڑنے کے لئے ایک جنگی ہوائی جہاز پیش کرنے کی غرض سے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔

پشاور ۲۳ / اکتوبر۔ حکومت سرحد لوکل بادیز میں ضلع کے اعلیٰ افسر کے صدر مقرر کئے جانے کا سسٹم اڑا رہی ہے [illegible] شدہ ممبران سے لیا جائے گا۔

امرتسر ۲۳ / اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے کسان کارکنان کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا واپس لے لیا ہے۔

حیدرآباد دکن ۲۳ / اکتوبر۔ یہ تجویز کی گئی ہے کہ موجودہ صورت حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر کیا جائے جس میں چند سرکاری افسر بھی ہوں لیکن اکثریت غیر سرکاری آدمیوں کی ہو۔

لنڈن ۲۲ / اکتوبر۔ جنرل فرینکو اور حکومت سپین کے درمیان فیصلہ ہوا ہے کہ جنرل فرانکو ۱۰۰ برطانوی جنگی قیدیوں کو اور حکومت ۱۰۰ اطالوی جنگی قیدیوں کو رہا کر دے۔ تا ان قیدیوں کو واپس برطانیہ و اٹلی بھیجا جاسکے۔

لاہور ۲۳ / اکتوبر۔ پنجاب غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن کے حلقوں میں یہ تجویز ہو رہی ہے۔ کہ غیر زراعت پیشہ لوگوں کے خلاف پنجاب کے وزراء کی تقریروں کی نقول نائب وزیر ہند کے پاس بھیجی جائیں۔

بٹوٹ ۲۲ / اکتوبر۔ رات کو بازار میں آتشزدگی کی واردات ہوئی جس سے ۱۳ دکانیں دو منزلہ جل گئیں تقریباً ۵۰ ہزار سے زائد روپیہ کا نقصان ہوا۔ ڈاکخانہ کو بھی آگ لگ گئی مگر اسے بجھا دیا گیا۔

کراچی ۲۲ / اکتوبر۔ کانگرسی لیڈر خان بہادر اللہ بخش پر زور ڈال رہے ہیں کہ وہ ایک سال کے لئے مالیہ کے بڑھائے جانے کی کارروائی کو ملتوی کر دیں معلوم ہوا ہے کہ اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو مسٹر ہی دس کانگرسی ممبروں کو چھوڑ کر ۲۷ ممبروں پر مشتمل ایک نیشنلسٹ پارٹی بنائے گی۔ دس کانگرسی ممبر اگر غیر جانبدار رہیں تو ۵۹ ممبروں کے ہاؤس میں نیشنلسٹ پارٹی کی اکثریت رہے گی۔

استنبول ۲۱ / اکتوبر۔ ایک بلیٹن [illegible] اتاترک کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

پٹیالہ ۲۲ / اکتوبر۔ ۵ سال سے موتیوں کے شفاخانہ میں ایک شخص بطور ڈاکٹر کام کر رہا تھا۔ گذشتہ ہفتہ معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹری کے عہدہ پر دھوکہ سے کام کر رہا ہے۔ یہ شخص ایک متوفی ڈاکٹر کا بھائی ہے جس نے اپنے بھائی کے مرنے کے بعد اس کی سند سے فائدہ اٹھایا اور پٹیالہ میں ملازمت اختیار کر لی اب اس کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے

کلکتہ ۲۳ / اکتوبر۔ آج مسلم لیگ اور خلافت کمیٹی کے مشترکہ اہتمام میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں اس امر کا ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ چونکہ مولانا ابوالکلام آزاد کے سیاسی خیالات مسلمانوں کے مفاد کے منافی ہیں اس لئے مولانا کی جگہ کسی دوسرے مسلمان کو امام مقرر کیا جائے نیز مولانا کو رضاکارانہ طور پر امامت سے دست بردار ہو جانے کا مشورہ دیا گیا۔

نوشہرہ ۲۲ / اکتوبر۔ گذشتہ رات جامع مسجد میں مجلس احرار کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک مقرر نے بیلچہ پارٹی پر نکتہ چینی کی۔ بیلچہ پارٹی کے والنٹیروں نے اس تقریر پر اعتراض کیا اور جلسہ گاہ میں پتھر پھینکنے شروع کر دیئے منتظمان جلسہ کی اطلاع پر سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ گارد کے آئے اور پون گھنٹہ کے بعد امن قائم کیا گیا۔

لنڈن معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین کے درمیان نوآبادیاں واپس کرنے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین عنقریب ایک کانفرنس جن میں فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ اٹلی اور پرتگال شامل ہیں کرنے والے ہیں۔ اس کانفرنس میں نوآبادیاں واپس کرنے کا فیصلہ کیا جائیگا اور جرمنی کے مطالبہ کو تسلی بخش طور پر مان لیا جائے گا۔

پیرس عنقریب مسولینی اور مسٹر چیمبرلین کی ملاقات ہو گی اور پیرس میں ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ تجویز یہ ہے کہ سپین میں ایک مرکب گورنمنٹ قائم کر دی جائے جو نہ فرانکو کی ہو اور نہ کمیونسٹوں کی مگر ڈاکٹر نگرین صدر جمہوریت نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ایک بھی فیسسٹ سپین میں موجود ہے ہم کسی قسم کی صلح کرنے کو تیار نہیں۔

لنڈن ایبے سینیا کی طرف سے مصر پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کیونکہ کئی اطالوی جاسوس اس علاقہ میں بغاوت پھیلاتے دیکھے گئے۔ لیبیا کی طرف سے بھی اسی قسم کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی وزیر خارجہ نے مصری گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ ہر مشکل صورت میں برطانیہ کی تمام طاقت ان کی مدد کو آئے گی۔

لنڈن جرمنی کے کئی بڑے بڑے شہروں میں ہٹلر نے حکم جاری کیا ہے کہ یہودیوں کو کسی عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کی اجازت نہیں۔

یروشلم ۲۲ / اکتوبر۔ تلاشیاں بدستور ہو رہی ہیں۔ آج ۲۲ عرب ہلاک اور ۳۵ زخمی ہوئے۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فوجوں کو حضرت عمرؓ کی مسجد کے علاقے میں گولی چلانے کی سخت ممانعت کر دی گئی ہے دیگر عبادتخانوں کے نزدیک اس وقت گولی چلانے کی اجازت ہے جبکہ دوسری طرف سے گولی چلائی جائے۔ کرفیو آرڈر کی پابندی کو نرم کیا جا رہا ہے

ٹراونکور ۲۳ / اکتوبر۔ مہاراجہ ٹراونکور نے اپنے جنم دن کی خوشی میں ریاست کے تمام قیدی جو کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت گرفتار رکھے گئے تھے رہا کر دیئے ہیں اور کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ واپس لے لیا ہے۔

ٹوکیو ۲۲ / اکتوبر۔ جاپان کے فوجی ہیڈکوارٹر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوج نے شہر کینٹن پر مکمل قبضہ کر لیا ہے اور چینی فوج دریائے ینگسی کے جنوب میں صوبہ شانسی کی جانب پسپا ہو رہی ہے جاپانی فوج نے شینسی اور اوچنگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے

ہانکو ۲۲ / اکتوبر۔ تمام برطانوی باشندوں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ ہانکو کے نزدیک سے چلے جائیں کیونکہ جاپانی ہوائی جہاز بمباری کریں گے برطانوی جہازوں نے [illegible]